

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو سڑسٹھ

پیشگوئی کی رمز کشائی: دانی ایل 11:10 اور اس سے آگے کی تاریخی اور نبوتی اہمیت کا پردہ اٹھانا

Jeff Pippenger

2024-03-30

دانی ایل باب گیارہ کی آیت چالیس زمانہ آخر میں، 1798 سے آغاز کرتی ہے، جب بادشاہ شمال بادشاہ جنوب کے ہاتھوں اپنی جان لیوا ضرب کھاتا ہے۔ اس تاریخ کی تمثیل 246 قبل مسیح کے سال میں پائی جاتی ہے، جب بطلموس نے شمالی سلطنت سے انتقام لیا، اور نیز 1798 میں نپولینی فرانس نے پوپ کو اسیر کر لیا۔ آیت نو میں بادشاہ جنوب کے مصر کو واپس لوٹنے کے بعد، پھر آیت دس یہ ظاہر کرتی ہے کہ بادشاہ شمال بادشاہ جنوب کے خلاف جوابی حملہ کرے گا۔

پس جنوب کا بادشاہ اُس کی سلطنت میں آئے گا اور اپنے ہی ملک میں واپس چلا جائے گا۔ لیکن اس کے بیٹے برانگیختہ ہوں گے اور عظیم افواج کی کثرت جمع کریں گے، اور ان میں سے ایک ضرور آئے گا اور امد پڑے گا اور گزرتا چلا جائے گا۔ پھر وہ لوٹے گا اور برانگیختہ ہوگا، حتیٰ کہ اس کے قلعے تک۔ دانیال 11:9، 10۔

اس سے پہلے کہ ہم آیت دس کی تکمیل کرنے والی تاریخ پر Uriah Smith کی تفسیر پر غور کریں، ہم "طغیان کرے، اور گزر جائے" کی عبارت کو نوٹ کرتے ہیں۔ وہ عبرانی عبارت جس کا ترجمہ اس انداز سے کیا گیا ہے، آیت چالیس میں بھی "طغیان کرے اور پار ہو جائے" کے طور پر ترجمہ ہوئی ہے۔ اصل عبرانی میں یہ ایک ہی عبارت ہے۔ یہ صحائف میں صرف ایک اور مقام پر پائی جاتی ہے۔

اور وہ یہوداہ میں سے گزرتا جائے گا؛ وہ امنڈ پڑے گا اور بہہ نکلے گا، وہ گردن تک جا پہنچے گا؛ اور اس کے بازوؤں کا پھیلاؤ، اے عمانوایل، تیری سرزمین کی وسعت کو بھر دے گا۔ یسعیاہ 8:8۔

دانی ایل کے باب گیارہ، آیت دس اور آیت چالیس میں، اور پھر یسعیاہ کے باب آٹھ، آیت آٹھ میں، ایک ہی عبرانی عبارت کا ترجمہ تین مختلف طریقوں سے کیا گیا ہے، حالانکہ ان سب کا مفہوم ایک ہی ہے۔ اس عبارت کا آخری لفظ، عبرانی لفظ "عبر"، کو آیت دس میں "گزر جانا"، آیت چالیس میں "عبور کرنا"، اور یسعیاہ میں "پار جانا" کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔ ان تینوں حوالوں میں معنی بنیادی طور پر ایک ہی ہیں، لیکن یسعیاہ میں ان حوالوں کے درمیان ایک اور نبوی ربط بھی موجود ہے۔

کتاب اشعیا کی آیت اُس وقت پوری ہوئی جب شاہ آشور نے یہوداہ کو فتح کیا اور یروشلم تک آ گیا، مگر خود شہر کو کبھی فتح نہ کیا۔ وہ "گردن تک" تو آ گیا، مگر "سر" کو کبھی فتح نہ کیا۔ اسی نبوت میں، اشعیا یہ بتاتا ہے کہ "سر" کس چیز کی نبوی علامت ہے، اور وہ "سر" کی نشاندہی مملکت کے پایہ تخت کے طور پر کرتا ہے، اور مملکت کا بادشاہ بھی "سر" ہے۔ وہ اس نبوی حقیقت کے دو گواہ پیش کرتا ہے کہ "سر" سے مراد ایک بادشاہ اور ایک مملکت ہے، اور پھر پہیلی کے انداز میں بتاتا ہے کہ اگر نبوت کا طالب علم اس سچائی کو قبول نہ کرے اور سمجھ نہ سکے تو وہ قائم نہ ہوگا۔ یہ پہیلی نما آیت اسی نبوت کا حصہ ہے جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ شمال کا بادشاہ امنڈ کر بہہ نکلے گا اور آگے بڑھے گا، مگر صرف "گردن تک"۔

کیونکہ شام کا سر دمشق ہے، اور دمشق کا سر رضین ہے؛ اور پینسٹھ برس کے اندر افرائیم ایسا توڑا جائے گا کہ وہ قوم نہ رہے گا۔ اور افرائیم کا سر سامریہ ہے، اور سامریہ کا سر رملیاہ کا بیٹا ہے۔ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو یقیناً قائم نہ رہو گے۔ یسعیاہ 7:8، 9۔

قوم سوریه کا "سر" اس کا دارالحکومت "دمشق" تھا، اور "دمشق" (دارالحکومت) کا "سر" "رزین" تھا، جو سوریه کا بادشاہ تھا۔ اسی طرح، قوم افرائیم کا "سر" اس کا دارالحکومت "سامریہ" تھا، اور "سامریہ" (دارالحکومت) کا "سر" "رملیہ کا بیٹا" (فقح) تھا، جو سامریہ کا بادشاہ تھا۔ اسی نبوت میں، اگلے باب کی آیت آٹھ میں، اسور کے بادشاہ سنحاریب نے یروشلم کا محاصرہ کیا، اور آیت آٹھ میں اس کے اس محاصرے کو گردن تک آ پہنچنے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

آیات سات اور آٹھ، جو دو گواہوں کی شہادت پر قائم ہیں اور "سر" کی نبوی علامت پیش کرتی ہیں جو بادشاہ اور اس کی قوم کے دارالحکومت دونوں کی نمائندگی کرتی ہے، پینسٹھ برس کی وہ پیشین گوئی ہیں جو اسرائیل کی شمالی اور جنوبی بادشاہتوں کے خلاف دو ہزار پانچ سو بیس برس کی دونوں پیشین گوئیوں کے نقطہ آغاز کی نشاندہی کرتی ہیں۔ لہذا یہ ایک نہایت پیچیدہ آیت ہے، کیونکہ یہ دانی ایل کے باب گیارہ کی آیت دس اور چالیس کے ساتھ مربوط ہوتی ہے، جو دونوں بھی ایک شمالی بادشاہ کے جنوبی بادشاہ پر حملہ کرنے کے مواجہات کی نشان دہی کرتی ہیں، بالکل اسی طرح جیسے سنحاریب، جو شمال کا ایک بادشاہ تھا، نے یسعیاہ باب آٹھ کی آیت آٹھ میں یہوداہ، جنوبی بادشاہت، پر حملہ کیا تھا۔

شمالی اور جنوبی بادشاہوں کے ان معرکوں کو آپس میں مربوط کرنے والی اصل کلید دو چیزیں ہیں: "سر" اور "آمد پڑنا اور گزر جانا"۔ باب گیارہ کی آیت دس میں جب شمال کا بادشاہ جنوب کے بادشاہ کے خلاف جوابی کارروائی کرتا ہے تو وہ جنگ جیت لیتا ہے، مگر وہ "سر" کو چھوڑ دیتا ہے، کیونکہ وہ "آتا ہے، اور آمد پڑتا ہے، اور گزر جاتا ہے" کی طرف "جنوبی بادشاہ کے قلعے"۔ آیت دس کی تاریخ شمالی بادشاہ کی جنوبی بادشاہ پر فتح کی نمائندگی کرتی ہے، لیکن وہ مصر (قلعہ) میں داخل نہیں ہوتا، یعنی دارالحکومت، "سر"۔

جب جنوبی بادشاہ نے پہلے آیات سات اور آٹھ میں شمالی بادشاہ کو شکست دی تھی، تو وہ "شمالی بادشاہ کے قلعہ میں داخل ہوا، اور" غالب آیا اور" "قیدیوں کو لے گیا" واپس "مصر"۔ شمالی بادشاہ کی جوابی فتح میں وہ مصر میں داخل نہ ہوا، یوں یہ اس بات کی علامت ٹھہرتی ہے کہ جب 1989 میں سوویت یونین ختم ہو گیا تو روس، اس کا دارالحکومت—اس کا سر—قائم رہا۔ "اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو یقیناً تم قائم نہ رہو گے"۔ آیات گیارہ اور بارہ میں جنوبی بادشاہ کے طور پر پیش کیا گیا روس ہی سرحدی خطے کی لڑائی جیتتا ہے، جو قدیم زمانے میں رافیا تھا اور آج یوکرین ہے۔

آیت ۱۰۔ لیکن اُس کے بیٹے جوش میں آئیں گے اور بڑی بڑی فوجیں بکثرت جمع کریں گے؛ اور ایک ضرور آئے گا اور اُمنڈ آئے گا اور پار گزر جائے گا؛ پھر وہ لوٹے گا اور جوش میں آئے گا، حتیٰ کہ اُس کے قلعے تک۔

اس آیت کے پہلے حصے میں جمع کی صورت میں بیٹوں کا ذکر ہے؛ اور آخری حصے میں واحد کی صورت میں ایک کا۔ سلوقس کالینیکس کے بیٹے سلوقس سیراونس اور انطیوخس میگنس تھے۔ ان دونوں نے اپنے باپ اور اپنے وطن کے معاملے کی داد رسی اور انتقام کے کام میں جوش و خروش سے ہاتھ ڈالا۔ ان میں سے بڑے، سلوقس نے پہلے تخت سنبھالا۔ اس نے اپنے باپ کی سلطنتیں واپس لینے کے لیے ایک بڑی فوج جمع کی؛ مگر وہ جسم اور جاہ و مال دونوں کے لحاظ سے کمزور اور بزدل شہزادہ تھا، مال سے محروم، اور اپنی فوج کو مطیع رکھنے سے عاجز، اس لیے دو تین برس کی بے وقار حکمرانی کے بعد اسے اس کے دو جرنیلوں نے زہر دے دیا۔ اس کا زیادہ قابل بھائی، انطیوخس میگنس، اس کے بعد بادشاہ قرار پایا، جس نے فوج کی کمان سنبھال کر سلوقیہ دوبارہ لے لی اور شام واپس حاصل کر لیا، بعض مقامات معاہدے سے اور بعض زورِ اسلحہ سے اپنے زیرِ نگیں کر لیے۔ اس کے بعد جنگ بندی ہوئی، جس میں دونوں فریقوں نے صلح کی بات چیت بھی کی مگر جنگ کی تیاری بھی جاری رکھی؛ اس کے بعد انطیوخس واپس آیا اور جنگ میں مصری جنرل نیکولاس پر غالب آیا، اور خود مصر پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ یہی وہ 'ایک' ہے جو یقیناً طغیان کرے گا اور

عبور کرے گا۔ یوریا اسمتھ، دانی ایل اور مکاشفہ، 253۔

1989 میں سوویت یونین کے انہدام نے "وقت انجام" کی نشان دہی کی، اور اس آیت کے دو بیٹے ریگن اور بش اول کے دو سنگ میل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ 1798 کے "وقت انجام" سے، جہاں دانی ایل باب گیارہ کی آیت چالیس کا آغاز ہوتا ہے، روم کی فاحشہ کو بھلا دیا گیا ہے، کیونکہ وہ، یزبل کی طرح، سامریہ میں پیچھے رہتی ہے، جب کہ اس کا شوہر اخاب کوہ کرمل پر الیاس سے مخاطب ہوتا ہے۔ وہ چھپی ہوئی تھی، مگر پس پردہ ڈوریاں ہلا رہی تھی، جیسے وہ پہلی اور دوسری عالمی جنگ میں تھی۔ اس کا شوہر بادشاہ جنوب کے خلاف اس کی نیابتی فوج ہے۔ جب اس نے 1989 میں جوابی کارروائی کی، تو وہ بادشاہ شمال کے طور پر رہا، جہاز اور گھڑ سوار لے کر آئی۔

اور آخر کے وقت جنوب کا بادشاہ اُس پر حملہ کرے گا؛ اور شمال کا بادشاہ بگولے کی مانند رہے، اور گھڑ سواروں، اور بہت سے جہازوں کے ساتھ اُس کے خلاف آئے گا؛ اور وہ ملکوں میں داخل ہوگا، اور اُمد پڑے گا اور گزر جائے گا۔ دانی ایل ۱۱:۴۰۔

جوابی کارروائی میں اس کی طرف سے "جہاز" نمائندگی کرتے ہیں، جو معاشی طاقت کی علامت ہیں، اور "رتھ اور گھڑ سوار"، جو فوجی قوت کی علامت ہیں۔ آخری ایام کی نبوتوں میں امریکہ کی دو خصوصیات فوجی قوت اور معاشی طاقت ہیں، کیونکہ جو یزبل کے آگے جھکنے سے انکار کریں گے، ان کے لیے امریکہ خرید و فروخت سے روک دے گا، اور اگر وہ پھر بھی یزبل کی اقتداری مہر قبول نہ کریں تو انہیں قتل کر دیا جائے گا۔ امریکہ کی یہی معاشی طاقت اور فوجی قوتیں پاپائیت کے ساتھ مل کر بروئے کار لائی گئیں اور 1989 میں سوویت یونین کے انہدام کا سبب بنیں، اگرچہ روس قائم رہا۔

دانیال باب گیارہ کی آیت دس کو پورا کرنے والی تاریخ، آیت چالیس کے دوسرے حصے کی تاریخ میں دوبارہ دہرائی جاتی ہے، جو 1989 میں انجام کے وقت کی نشاندہی کرتی ہے۔ آیات چھ تا نو کی تاریخ اُس تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے جو انجام کے وقت تک لے گئی، جس کی نشاندہی آیت چالیس کے پہلے حصے میں کی گئی ہے۔ دانیال باب گیارہ کی آیات پانچ تا دس، دانیال گیارہ کی آیت چالیس کی تاریخ کو بخوبی واضح کرتی ہیں، کیونکہ جیسا کہ سسٹر وائٹ نے لکھا ہے، "اس تاریخ کا بڑا حصہ جو دانیال کے گیارہویں باب میں پورا ہو چکا ہے، دوبارہ دہرایا جائے گا۔"

دانی ایل 11 کی آیات ایک سے چار کورش کی نشاندہی کرتی ہیں، جو آخری ایام کے "وقت آخر" میں دو سینگوں والی قوم کا دوسرا بادشاہ ہے۔ آخری ایام میں "وقت آخر" 1989 تھا، اور کورش سے نمائندگی پانے والا دوسرا صدر ایسا نبوتی سلسلہ قائم کرتا ہے جو نبوت کے طالب علم کو 1989 کے بعد چھٹے صدر تک شمار کرنے کی اجازت دیتا ہے—جو امیر ترین صدر ہوگا، اور جو عالمگیریت پسند اژدہا طاقتوں کو—خواہ وہ دنیا بھر کی ہوں یا ریاستہائے متحدہ کے اندر کی—بھڑکائے (بیدار کرے) گا۔ پھر وہ نبوتی تاریخ بائبل کی نبوت کی ساتویں بادشاہی، یعنی اقوام متحدہ کے دس بادشاہوں، تک جا پہنچتی ہے، اور اس کے بنیادی اور پہلے بادشاہ کی نشاندہی کرتی ہے، جس کی نمائندگی سکندر اعظم (یعنی "انسانوں کا جنگجو") کرتا ہے، اور اس کی بادشاہی کے حتمی شیرازہ بکھرنے کو بھی ظاہر کرتی ہے، جب انسانی مہلت آزمائش کے اختتام پر اسلام کی چار ہوائیں پوری طرح چھوڑ دی جائیں گی۔

پھر آیات پانچ سے نو اُس تاریخ کی تصویر کشی کرتی ہیں جو اُس دور کی نمائندہ ہے جو 538 میں تخت پر پاپائیت کے قیام سے پہلے تھا، کیونکہ پہلے جس قوت نے شمال کا بادشاہ بننا تھا اسے تین جغرافیائی رکاوٹوں پر قابو پانا تھا، جیسے سیلوکس نے کیا، جو تب شمال کا بادشاہ قائم ہوا۔ اس کے بعد ساڑھے تین سال، جو پینتیس حقیقی برسوں کی نمائندگی کرتے ہیں، تک شمال کے بادشاہ نے حکومت کی، یہاں تک کہ جنوب کے بادشاہ نے اس کے قلعے میں داخل ہو کر اسے گرفتار کر لیا، اور وہ بعد میں مصر میں گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ یوں یہ آیات اُس تاریخ کی نشاندہی کرتی ہیں جو 1798 میں وقت آخر پر اختتام پذیر ہوئی۔

آیت دس 1989 میں زمانہ اختتام کی تاریخ کی نشاندہی کرتی ہے، اور آیات پانچ سے نو تک کے ساتھ مل کر یہ آیت چالیس کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں، اور اسی طرح آیات تیس سے چھتیس تک کی تاریخ بھی آیت چالیس کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے۔ لہذا، آیت ایک سے آیت دس تک، سطر بہ سطر، دو نبوتی خطوط ہیں۔ پہلا خط چھٹی اور ساتویں بادشاہتوں کے قائدین کو مخاطب کرتا ہے، اگرچہ چھٹی بادشاہت کے چھٹے اور سب سے دولت مند صدر اور ساتویں بادشاہت کے درمیان ایک خلا موجود ہے۔

دوسری سطر تین رکاوٹوں کے ازالے کی تاریخ، شمال کے بادشاہ کی مدتِ حکمرانی، اور یہ کہ 1798 میں کون معزول ہوا، نیز 1989 تک کے حالات اور دوسرے صدر کو محیط ہے، جس کی نمائندگی پچھلی سطر میں کوروش کے ذریعے کی گئی ہے۔

آیات گیارہ اور بارہ ایک تیسرے تاریخی سلسلے کی نمائندگی کرتی ہیں جو آیت دو کے دولت مند صدر کے بعد واقع ہوتا ہے، مگر وقت انجام، 1989، میں سوویت یونین کے انہدام کے کچھ عرصے بعد، اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون سے کہیں پہلے، جس کی نمائندگی آیت سولہ میں کی گئی ہے۔

سنہ 1989 میں اختتامی زمانہ کے بعد کی تاریخ کو پہلی سطر میں چھٹے اور نہایت دولت مند صدر تک لے جایا جاتا ہے، جو 2016 سے عالمگیرت پسندوں کو برانگیختہ کرتا ہے۔ دوسری سطر میں نبوی تاریخ کو 1989 تک لے جایا جاتا ہے۔ آیات گیارہ اور بارہ میں رافیہ کی جنگ ("Borderline") ("Borderline آیت تیرہ سے پہلے واقع ہوتی ہے، جہاں حال ہی میں مغلوب ہونے والا شمال کا بادشاہ اپنی فوج کو پھر بحال کرتا ہے اور پھر جنوب کے بادشاہ کو شکست دیتا ہے، عین اس اتوار کے قانون سے پہلے جس کا ذکر آیت سولہ میں ہے۔ آیت تیرہ میں شمال کے بادشاہ کی بالواسطہ قوت ان آٹھ صدور میں آخری ہے جو 1989 سے اتوار کے قانون تک حکمرانی کرتے ہیں۔ لہذا آیت تیرہ کا وقوع آٹھویں صدر کے انتخاب کے وقت یا اس کے بعد ہونا چاہیے، جو ان سات میں سے ہے۔ آیات گیارہ اور بارہ چھٹے، نہایت دولت مند صدر سے کچھ پہلے شروع ہوتی ہیں، اور غالباً اسی صدر کے انتخاب سے کچھ پہلے اختتام پذیر ہوتی ہیں، جو ان سات میں سے آٹھواں بنتا ہے، اور آیات تیرہ سے پندرہ میں بالواسطہ جنگ کی تیسری لڑائی میں فتح یاب ہوتا ہے۔

آیات گیارہ اور بارہ میں جنوب کے بادشاہ کا انتقامی حملہ، آیت دس میں جنوب کے بادشاہ کو اٹھانی پڑنے والی شکست کے جواب میں ہے۔ آیت دس 1989ء میں شمال کے بادشاہ کی فتح کی نشان دہی کرتی ہے، جو ریاستہائے متحدہ اور ویٹیکن کے خفیہ اتحاد کے باعث وقوع پذیر ہوئی۔ شمالی لشکر کی یہ فتح نیابتی جنگ کی پہلی لڑائی تھی۔ لفظی گرم جنگ، جو قدیم زمانے میں پوری ہوئی، آخری ایام میں ایک نیابتی جنگ کی تمثیل تھی، اور اس لیے آیات گیارہ اور بارہ کی فتح نیابتی جنگوں کی دوسری لڑائی میں جنوبی بادشاہ کی فتح ہوگی۔

آیات دس سے پندرہ تک تین لڑائیاں ہیں، اور یہ سب قدیم زمانے میں حقیقی گرم جنگوں کے ذریعے پوری ہوئیں، لیکن ایام آخر کی نیابتی جنگوں میں یہ تین لڑائیوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ پہلی لڑائی 1989 میں اژدہا کے خلاف حیوان اور جھوٹے نبی کے خفیہ اتحاد نے جیتی۔ نیابتی جنگوں کی دوسری لڑائی جنوب کے بادشاہ کی ملحدانہ اژدہائی قوت، پوپ اور اس کی نیابتی فوج کے اتحاد کے خلاف جیتے گی۔ نیابتی جنگوں کی تیسری لڑائی شمال کے بادشاہ کی نیابتی فوج جیتے گی، جیسا کہ آیات تیرہ سے پندرہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

نبوتی اعتبار سے دنیا کی تین گرم جنگیں ہیں، تین پراکسی جنگیں ہیں، جو تین لڑائیوں پر مشتمل ہیں، اور اسلام کے تین افسوسوں کی جنگ ہے۔ اس کے علاوہ ایک خانہ جنگی اور ایک انقلابی جنگ بھی ہے۔ پراکسی جنگوں کی دوسری لڑائی اب یوکرین میں جاری ہے، "سرحدی خطہ"، جس کی نمائندگی رافیہ

کرتی ہے، جو بادشاہ جنوب اور بادشاہ شمال کے درمیان سرحدی خطہ تھا، جب آیات گیارہ اور بارہ پہلی بار تاریخ میں پوری ہوئیں۔

عین اسی وقت جب یوکرین میں نیابتی جنگوں کی دوسری لڑائی لڑی جا رہی ہے، اسلام کی جانب سے جلیل القدر سرزمین پر تین حملوں میں سے دوسرا حملہ بھی واقع ہو رہا ہے۔ تیسرے ہائے کا پہلا حملہ 11 ستمبر، 2001 کو آیا، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی شروع ہوئی۔ مہر بندی کا زمانہ ریاستہائے متحدہ میں عنقریب آنے والے سنڈے لاء پر ختم ہوتا ہے، جب تیسرے ہائے کا اسلام ایک بار پھر ریاستہائے متحدہ پر ضرب لگائے گا۔ پہلا اور آخری حملہ ایک ہی ہیں، اور دونوں مکاشفہ اٹھارہ کے فرشتے کی ایک آواز کی نشان دہی کرتے ہیں، جو تیسرے فرشتے کی آواز بھی ہے، اور جو ساتویں نرسنگ کے بچنے کی آواز بھی ہے، اور جو تیسرے ہائے بھی ہے۔

ان دو حملوں کے درمیان، جو دو آوازیں ہیں، جو ساتویں نرسنگ کی صدا ہیں، تیسرے وپل کے اسلام نے 7 اکتوبر 2023 کو حملہ کیا، نہ کہ جدید روحانی جلالی سرزمین پر، بلکہ قدیم حقیقی جلالی سرزمین پر۔

وہ جنگ جو اُس وقت شروع ہوئی تھی، اب عین اسی خطے میں برپا ہو رہی ہے جہاں آیات گیارہ اور بارہ میں بیان کردہ رافیا کی جنگ واقع ہوئی تھی۔ غزہ کی پٹی جنوبی مملکت یہوداہ اور مصر کے درمیان سرحدی خطہ ہے۔ 7 اکتوبر 2023 ان دوسرے پہیوں کے اندر ایک پہیہ ہے جو بغاوت کو نشان زد کرتا ہے، یا عبرانی حروف تہجی کا تیرھواں حرف، جو پہلے اور آخری حروف کے ساتھ مل کر "سچائی" کا لفظ بناتا ہے۔

تیسرے افسوس کے اسلام کی جانب سے جلالی سرزمین کے خلاف دوسرا حملہ 7 اکتوبر 2023 کو واقع ہوا، اور یہ عین اسی علاقے میں ہوا جہاں قدیم معرکہ رافیہ برپا ہوا تھا، جو آیات گیارہ اور بارہ کی تکمیل میں تھا۔ جلالی سرزمین پر دوسرا حملہ، نبوتی جغرافیائی علامت نگاری کے ذریعہ، نیابتی جنگوں کی دوسری لڑائی سے مربوط ہے، جیسا کہ یوکرین کی جنگ سے ظاہر کیا گیا ہے۔

سٹر بہ سطر، پراکسی جنگوں کی دوسری جنگ، جو اب یوکرین (سرحدی خطہ) میں جاری ہے، تیسرے ہائے کے نرسنگ کے دوسرے سر (7 اکتوبر، 2023) کو شامل کرتی ہے، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے مہر کیے جانے کے آخری دور میں پورا کیا جاتا ہے۔ مہر کیے جانے کا یہ تجربہ دانی ایل نے باب دس میں تمثیلی طور پر پیش کیا ہے، جب وہ اکیس دن کے ماتم کے بعد "مارا" کی رویا دیکھتا ہے، جو اُن ساڑھے تین دنوں کے مساوی ہے جن میں وہ دو نبی گلی میں مردہ پڑے رہے۔ اس رویا کی تعبیر یوں کی گئی کہ وہ "اس بات کی توضیح ہے کہ آخری ایام میں خدا کے لوگوں پر کیا گزرنے والی تھی۔"

دریائے حدیقل کی رویا میں جو سچائی پیش کی گئی ہے، جو کہ مہر بندی کی سچائی ہے، وہ آیات گیارہ تا پندرہ کی نبوتی تاریخ میں پوری ہوتی ہے۔ یہ آیت چالیس کی تاریخ ہے جو 1989 میں شروع ہوتی ہے، اور آیت اکتالیس تک اور جلد آنے والے اتوار کے قانون تک جاری رہتی ہے۔ یہ آیت دو میں مذکور چھٹے، سب سے دولت مند صدر کی تاریخ ہے جو آیت تین میں مذکور 'سکندر اعظم' کی ساتویں سلطنت تک کی نمائندگی کرتی ہے۔

وہ تاریخ جو 2014 میں پراکسی جنگوں کی دوسری لڑائی کے آغاز پر شروع ہوئی، اور جس کے بعد 2015 میں سب سے دولت مند صدر نے اپنی مہم کا آغاز کیا، آیت چالیس کے اُس خالی حصے کی تاریخ ہے، جو 1989 سے لے کر آیت اکتالیس میں اتوار کے قانون تک پھیلا ہوا ہے؛ اور یہ آیت دو میں چھٹے، سب سے دولت مند صدر سے لے کر ساتویں بادشاہت تک کے خالی حصے کی تاریخ بھی ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جو 11 ستمبر 2001 کو مکاشفہ باب اٹھارہ کی پہلی آواز کے ساتھ شروع ہوئی، اور مکاشفہ باب گیارہ میں بڑے زلزلہ کے وقت دوسری آواز پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ یہ تاریخ وہی عرصہ تاریخ بھی ہے جس

کی نشان دہی حزقی ایل نے باب بارہ میں کی ہے، جہاں ہر رویا پورا ہوتا ہے۔ یہ عرصہ وقت ایک لاکھ چوالیس ہزار کے مہر کیے جانے کا زمانہ ہے۔ خدا کے لوگوں کی تقدیس اُس کے کلام کے وسیلہ سے پوری کی جاتی ہے۔

انہیں اپنے حق کے وسیلہ سے مقدس کر؛ تیرا کلام حق ہے۔ یوحنا 17:17۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

یہ رویا حزقی ایل کو اُس وقت دی گئی جب اُس کا ذہن غمناک اندیشوں سے بھرا ہوا تھا۔ اُس نے اپنے باپ دادا کی سرزمین کو ویران پڑا دیکھا۔ وہ شہر جو کبھی لوگوں سے بھرا رہتا تھا اب غیر آباد تھا۔ اس کی دیواروں کے اندر نہ خوشی کی آواز سنائی دیتی تھی نہ حمد کے نغمے۔ نبی خود بھی ایک اجنبی سرزمین میں پردیسی تھا، جہاں لامحدود جاہ طلبی اور وحشیانہ ظلم کی حکمرانی تھی۔ انسانی جبر و ناانصافی کے جو مناظر اس نے دیکھے اور جو صدائیں اس نے سنیں، انہوں نے اس کی جان کو ملول کر دیا، اور وہ دن رات کڑھتا اور ماتم کرتا رہا۔ لیکن نہر خابور کے کنارے اس کے سامنے پیش کی گئی حیرت انگیز علامتوں نے ایک ایسا برتر اقتدار آشکار کیا جو زمینی حکمرانوں کی قوت سے کہیں بڑھ کر تھا۔ اسور اور بابل کے مغرور اور ظالم بادشاہوں پر رحمت اور صداقت کا خدا تخت نشین تھا۔

وہ پہلے نما پیچیدگیاں جو نبی کو ایسی ابتری میں الجھی ہوئی نظر آتی تھیں، ایک لامحدود دستِ قدرت کی رہنمائی میں تھیں۔ روح خدا، جو اس پر ان پہیوں کو حرکت دینے اور ان کی رہنمائی کرنے والی کے طور پر ظاہر ہوئی، نے انتشار سے ہم آہنگی پیدا کی؛ یوں ساری دنیا اس کے تصرف میں تھی۔ لا تعداد جلال یافتہ ہستیاں اس کے حکم پر آمادہ تھیں کہ بدکار لوگوں کی قوت اور تدبیر کو کالعدم کر دیں، اور اپنے وفاداروں کے لیے بھلائی لے آئیں۔

اسی طرح، جب خدا محبوب یوحنا پر آئندہ زمانوں کے لیے کلیسیا کی تاریخ کھولنے ہی والا تھا، تو اس نے اسے اپنے لوگوں کے لیے نجات دہندہ کی دلچسپی اور نگہداشت کا یقین دلایا، اس پر یہ ظاہر کر کے کہ 'ایک جو ابنِ آدم کی مانند تھا' چراغدانوں کے درمیان چل رہا ہے، جو سات کلیسیاؤں کی علامت تھے۔ جب یوحنا کو کلیسیا کی زمینی طاقتوں کے ساتھ آخری عظیم کشمکشیں دکھائی گئیں، تو اسے وفاداروں کی آخری فتح اور رہائی کا مشاہدہ کرنے کی بھی اجازت ملی۔ اس نے دیکھا کہ کلیسیا درندے اور اس کی مورت کے ساتھ مہلک ٹکراؤ میں لائی گئی، اور اس درندے کی پرستش موت کی سزا پر لازم قرار دی گئی۔ لیکن جنگ کے دھویں اور شور و غل سے پرے نظر ڈالتے ہوئے، اس نے کوہِ صیون پر برہ کے ساتھ ایک جماعت دیکھی، جن کی پیشانیوں پر درندے کی مہر کے بجائے 'باپ کا نام لکھا ہوا تھا'۔ اور پھر اس نے 'ان کو دیکھا جنہوں نے درندے پر، اور اس کی مورت پر، اور اس کی مہر پر، اور اس کے نام کے عدد پر غلبہ پایا، وہ شیشے کے سمندر پر کھڑے تھے، ان کے پاس خدا کے برہم تھے' اور وہ موسیٰ اور برہ کا گیت گا رہے تھے۔

یہ سبق ہماری بھلائی کے لیے ہیں۔ ہمیں اپنا ایمان خدا پر قائم رکھنا چاہیے، کیونکہ بالکل ہمارے سامنے ایک ایسا وقت ہے جو لوگوں کی روحوں کو آزمائے گا۔ مسیح نے زیتون کے پہاڑ پر ان خوفناک فیصلوں کو بیان کیا جو اُس کی دوسری آمد سے پہلے واقع ہونے تھے: 'تم جنگوں اور جنگوں کی افواہیں سنو گے۔' 'قوم پر قوم اور بادشاہی پر بادشاہی اٹھ کھڑی ہوگی؛ اور جگہ جگہ قحط، وبائیں اور زلزلے ہوں گے۔ یہ سب مصیبتوں کا آغاز ہے۔' اگرچہ ان نبوتوں کی جزوی تکمیل یروشلم کی تباہی میں ہو چکی، لیکن ان کا زیادہ براہِ راست اطلاق آخری دنوں پر ہوتا ہے۔

ہم عظیم اور سنجیدہ واقعات کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ پیشگوئیاں تیزی سے پوری ہو رہی ہیں۔ خداوند دروازے پر ہے۔ بہت جلد ہمارے سامنے ایک ایسا دور کھلے گا جو تمام زندہ انسانوں کے لیے حد دلچسپی کا باعث ہوگا۔ ماضی کے تنازعات دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؛ نئے تنازعات جنم لیں گے۔ ہماری دنیا میں جو مناظر پیش آئے والے ہیں، ان کا ابھی تک تصور بھی نہیں کیا گیا۔ شیطان

انسانی وسیلوں کے ذریعے کام کر رہا ہے۔ جو لوگ آئین میں تبدیلی لانے اور اتوار کی پابندی نافذ کرنے والا قانون منظور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ اس کے نتائج کا بہت کم اندازہ رکھتے ہیں۔ ایک بحران ہم پر آن پڑا ہے۔

"لیکن خدا کے خادموں کو اس عظیم بحران میں اپنے آپ پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ یسعیاہ، حزقی ایل اور یوحنا کو دی گئی رویا میں ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان کسی قدر قریب سے زمین پر وقوع پذیر ہونے والے واقعات سے مربوط ہے، اور یہ کہ جو اُس کے وفادار ہیں اُن کے لیے خدا کی نگہداشت کس قدر عظیم ہے۔ دنیا بغیر حاکم کے نہیں ہے۔ آنے والے واقعات کا منصوبہ خداوند کے ہاتھ میں ہے۔ آسمان کی شوکت کے مالک نے قوموں کی تقدیر اور اپنی کلیسیا کے معاملات دونوں کو اپنے ہی سپرد کر رکھا ہے۔" ٹیسٹیمونیز، جلد 5، 752، 753.